بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا ۔ أَمَّا بَعْدُ:

081: باب 41- حصہ اول- شرک کی بعض مخفی صورتیں۔

[آیت (البقرۃ:22)، (تفسیر ابن ابی حاتم، رقم 229؛ تفسیر ابن کثیر: 94/1)]

كتاب التوحيد الذي هو حق الله على العبيد لشیخ الامام العلامہ محمد بن عبد الوہاب التمیمی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عظیم کتاب کی شرح کا درس جاری ہے اور آج کے درس میں ایک نئے باب سے آغاز کرتے ہیں درس کا شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"باب قول الله تعالى ﴿فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾" (البقرۃ:22)(اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان پس تم جانتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ اللہ تعالیٰ کا نِد نہ بناؤ)۔

آج کے درس میں ہم جاننے کی کوشش کریں گے:

1۔ بعض ایسے الفاظ جو ایک سمجھ دار مسلمان کو شرک کی دلدل میں غرق کر دیتے ہیں۔ بعض ایسے الفاظ جو شرکیہ الفاظ ہیں جن میں شرک موجود ہوتا ہے لیکن اکثر لوگ ان الفاظوں سے ناواقف ہیں، یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں شرک کی بعض مخفی صورتیں بیان کریں گے چھپی ہوئی صورتیں۔

2۔ نِد کیا ہوتا ہے، نِد کا کیا معنی ہے، نِدیت کیسے ہوتی ہے اور اس کی بعض صورتیں۔

3۔ قسم کے بعض احکام اور مسائل۔

ان تین چیزوں کا ذکر شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے چوتھی چیز کا میں اضافہ کرتا ہوں جس کا تعلق اس درس سے ہے اور اس آیت کریمہ سے جس کا شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ سب سے پہلا اور سب سے عظیم حکم (اَمر) کیا ہے اور سب سے پہلی اور سب سے عظیم نہی کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کس چیز کا حکم سب سے پہلے دیا ہے اور کس چیز سے منع سب سے پہلے کیا ہے قرآن مجید کو دیکھ لیں آپ قرآن مجید میں سب سے پہلا اَمر اور سب سے پہلی نہی کون سی ہے۔ یہ ساری کی ساری جو چیزیں ہیں ان کا تعلق توحید سے ہے اس لیے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب التوحید میں ان کا ذکر کیا ہے۔

"نِد" عربی زبان میں نِد کہتے ہیں نظیر اور مثیل کو، نِد یعنی نظیر اور مثیل، اس کا مثل یہ گلاس اس کا نِد ہے یعنی اس کا مثل ہے ایک جیسے ہیں دونوں۔ کسی چیز میں مشارکت اور مشابہت کے معنی اگر پائے جائیں تو اسے نِد کہا جاتا ہے۔ برابر، ایک جیسا، شریک، مثل یہ سارے کے سارے الفاظ جو ہیں انہیں کہتے ہیں نِد۔

نِدیت جو ہوتی ہے کیسے ہوتی ہے؟ قول سے ہوتی ہے عمل سے ہوتی ہے اور عقیدے سے ہوتی ہے، زبان سے ہوتی ہے بدن سے ہوتی ہے یا دل سے بھی ہو سکتی ہے اور کیونکہ نِدیت میں شرک لازم آتا ہے اس لیے نِدیت کی ان قسموں سے یا ان طریقوں سے بچنا ہر مسلمان پر فرض ہے چاہے وہ زبان سے ہو، چاہے وہ عمل سے ہو، چاہے وہ دل سے ہو محض عقیدے سے کیوں نہ ہو اِن صورتوں سے بچنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں "وقول الله تعالی (اللہ تعالیٰ کا فرمان)۔ شیخ صاحب نے سورۃ البقرۃ آیت نمبر 22 کا آخری حصہ بیان کیا ہے میں طالب علم کے فائدے کے لیے کیونکہ اس موضوع سے اس کا تعلق بھی گہرا ہے سورۃ البقرۃ آیت نمبر 21 اور 22 دونوں کی تلاوت کرتا ہوں پھر ان دونوں آیات میں سے اہم پیغام اور اہم فائدے نکالتے ہیں ان شاءاللہ، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾(البقرۃ:21-22)

شاہد کیا ہے؟﴿فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾۔

اللہ تعالیٰ اس آیت کریمہ میں لوگوں کو حکم دیتا ہے﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا﴾ فعل اُمر ہے، عبادت کرو جیسا کہ عبادت کرنے کا حق ہے۔

عبادت کس کی کریں؟﴿اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ﴾، اعبدوا اللہ نہیں ہے﴿اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ﴾۔ کیوں؟ کیونکہ ناس (لوگ) اپنی فطرت سے سب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کا ربّ ہے انہوں نے خود اپنے آپ کو پیدا نہیں کیا، وہ خود اپنے لیے مشکل کشا حاجت روا نہیں ہیں، وہ خود اپنے نفع و نقصان کے مالک نہیں ہیں، وہ خود رزق کے مالک نہیں ہیں تو یہ ساری صفات کسی اور کی ہیں اور اُس

ذات کو کہتے ہیں ربّ۔ جو تمہارا ربّ ہے اسی کی ہی عبادت کرو اور انسان اپنی فطرت سے جانتا ہے کہ اُس کا ربّ اللہ تعالیٰ ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ربّ نہیں ہے۔

دیکھیں ذرا جب مخالفین اور کافر اور مشرکین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت میں رکاوٹیں پیدا کرتے تھے اور دعوت کا مکمل طور پر انکار کرتے تھے الفاظ دیکھیں جب ایسے الفاظ سنتے ہیں وہ تو اُن کی کیا حالت ہوتی ہے ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ﴾ (اے لوگو!)۔ لوگوں میں مسلم بھی شامل ہیں مومن بھی اور کافر بھی سب شامل ہیں، اگر انسان ہے تو وہ مخاطب ہے اس آیت کریمہ میں۔ ﴿اعْبُدُوْا﴾ (عبادت کرو)۔ کس کی کریں؟ ﴿اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ﴾ (اپنے ربّ کی)۔

ابو جہل سنتا ہے کہتا ہے اپنے ربّ کی عبادت کریں، ہم عبادت تو کرتے ہیں اپنے ربّ کی۔ نہیں کرتے؟ ﴿مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾ (الزمر: 3) لیکن انداز دوسرا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جو ہم عبادت کرتے ہیں وہ غلط ہے؟ ربّ کی عبادت کیسے کرنی ہے؟ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، یہاں پر مخالفت ہوئی۔

ربّ کو جانتے ہیں وہ؟ جی ہاں ربّ کو تو جانتے ہیں سب جانتے ہیں، فرعون بھی جانتا ہے ربّ کو، نمرود بھی جانتا ہے، ہامان بھی جانتا ہے، قارون بھی جانتا ہے، ابو جہل بھی جانتا ہے، ابو لہب بھی جانتا ہے، الغرض مشرکین سارے کے سارے جانتے ہیں۔

﴿اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ﴾ اپنے ربّ کی عبادت کرو جو تمہارا خالق ہے تمہارا مالک ہے، تمہارا مشکل کشا ہے تمہارا حاجت روا ہے، تمہارے نفع و نقصان کا مالک ہے تمہاری تدبیر کرنے والا ہے۔

پھر ربوبیت کی چند اہم باتیں بیان فرمائی ہیں اللہ تعالیٰ نے ﴿الَّذِيْ﴾ (جس نے)۔ وہی ربّ ہے تمہارا کوئی اور نہیں ہے، جس نے ﴿خَلَقَكُمْ﴾ (تمہیں پیدا کیا)۔ ربّ کسے کہتے ہیں؟ اب قرآن مجید پڑھنے والا سب سے پہلے یاد رکھیں ﴿اعْبُدُوْا﴾ فعل اُمر ہے، سب سے پہلا اُمر کیا ہے قرآن مجید میں دیکھیں یہی ملے گا آپ کو۔ سورۃ البقرۃ آیت نمبر 21 میں سب سے پہلا اُمر ہے۔ کس چیز کا ہے؟ توحید عبادت کا ﴿اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ﴾۔

اچھا ربّ کون سا ہے جس کی عبادت کا حکم اللہ تعالیٰ دے رہے ہیں ہو سکتا ہے کوئی اور ہو؟ نہیں وہی ہے ﴿الَّذِيْ خَلَقَكُمْ﴾ (جس نے تمہیں پیدا کیا) ﴿وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ (اور جس نے تم سے پہلے بھی لوگوں کو پیدا کیا)۔ پیدا کرنے والی ایک ہی ذات ہے دوسرا نہیں ہے۔

عیسائی کہتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام خالق ہیں تو سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے پہلے کون خالق تھا؟ ہندو کہتے ہیں رام خالق ہے تو رام سے پہلے کون خالق تھا؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ وہ ایک ہی ذات ہو

سکتی ہے جو ہمیشہ ہے اور ہمیشہ سے ہے ، مخلوق تو پہلے عدم تھا بعد میں آیا ہے ناں خالق تو ہمیشہ سے موجود ہے ناں ﴿الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ﴾۔

اچھا ہمیں تو پیدا کیا ہے جو ہم سے پہلے تھے اُن کو پیدا کس نے کیا ہے ؟اُسی نے پیدا کیا ہے۔کیوں ؟﴿لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ﴾۔پیدا کیوں کیا ہے ؟اور یہ بات کیوں بیان کی جارہی ہے ؟اور عبادت کیوں کریں ؟دیکھیں تین چیزیں ہیں کہ پیدا کیوں کیا ہے پہلی بات ہے ﴿خَلَقَکُمْ﴾اور ہم سے پہلے لوگوں کو کیوں پیدا کیا ہے،اور ہم ربّ کی عبادت کریں تو کریں کیوں ۔﴿لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ﴾پیدا کیا ہے عبادت کے لیے اور عبادت ہے تقویٰ اور تقویٰ کے بغیر نہ تو کوئی عبادت ہے اور نہ کوئی دین باقی رہتا ہے،جو اللہ تعالی سے ڈرتا نہیں اس نے عبادت کہاں کرنی ہے ﴿لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ﴾۔

﴿الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا﴾احسان دیکھیں ناں اُس ربّ کے کہ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ کے احسان کو سن کر پھر عبادت پر عمل کرنا شروع کردیں۔

﴿الَّذِیْ﴾(یہ وہی ربّ ہے دوسرا نہیں ہے)﴿جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا﴾(جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنادیا(فراش))۔جب گھر میں داخل ہوتے ہیں تو کارپٹ پر قدم رکھتے ہیں کتنا پیارا لگتا ہے سکون ملتا ہے
کہ نہیں ؟اللہ تعالیٰ نے ساری کی ساری زمین کو ہموار بنادیا فراش بنادیا ہے۔

آپ سوچیں ذرا اگر یہ زمین ساری کی ساری پہاڑوں کی طرح یا اوپر نیچے اس طریقے سے ہوتی کبھی کار میں چلتے ہوئے روڈ دیکھے ہیں جب روڈ کو بناتے ہیں تو کس طریقے سے زمین ہموار نہیں ہوتی اُس کے اندر کوئی گڑھے پڑے ہوتے ہیں تو چوٹ تو گاڑی کو لگتی ہے لیکن دل کیوں دھڑکتا ہے ہوتا ہے کہ نہیں ہوتا ؟ایسے آنکھیں بند ہو جاتی ہیں جیسے خود کو چوٹ لگی ہو اچھا نہیں لگتا۔ کیوں وجہ کیا ہے ؟کیونکہ زمین ہموار نہیں ہے۔اگر زمین ہموار نہیں ہے تو ہماری زمین کے اوپر زندگی محال ہو جائے !

تو سب سے پہلے اللہ تعالی نے زمین کو فراش بنا دیا ہموار ،سیدھا کر دیا ہے ﴿الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ﴾تمہارے لیے،﴿یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ﴾تمہارے لیے۔تمہارے اوپر اتنے احسان کیے ہیں تمہارے ربّ نے اُن میں سے ایک احسان یہ ہے کہ تمہارے لیے زمین کو ہموار بنادیا،اگر تمہارے سپرد کرتا اللہ کی قسم کوئی بھی انسان سیدھا نہ کر سکے۔ہم سیدھی زمین کو سیدھا کر رہے ہوتے ہیں کتنے پریشان ہوتے ہیں !یہ سڑکیں بنتی ہیں ہم سیدھی زمین کو سیدھا کرتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ ہمارے سپرد کر دیتا کہ زمین کو تم نے سیدھا کرنا ہے تو ہمارا کیا حال ہوتا !اللہ کی قسم ہم کبھی نہ کر سکتے۔

دیکھیں پہاڑ کے اندر سرنگ بنانے میں انسان کامیاب ہوا ہے کتنی تکلیفیں کتنی مشقتیں کتنا خرچہ ہوا ہے؟ملینز آف ڈالرز (Millions of Dollars) خرچ ہوتے ہیں اور پہاڑوں کو راستے سے ہٹانا اگر ہمارے ذمے ہوتا تو زمین کے اوپر چلنے والا کوئی نہ ہوتا! اور پہاڑوں پر زندگی بسر کرنا آسان ہے کیا؟ نہیں ہے آسان، تو یہ تو زمین ہے ہموار کیا۔

﴿وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً﴾ (اور آسمان کو چھت بنایا)۔ارے آسمان چھت ہے تعجب کی بات ہے! بچپن سے ہم یہ آیتیں سنتے آئے ہیں آسمان چھت ہے۔ یہ چھت تو ایسی ہوتی ہے جو ہمیں نظر آئے اب ہوا کیسے چھت ہے؟آسمان تو ہوا نظر آتا ہے ہمیں کیا واقع آسمان چھت ہے؟ایک سوال تھا جب سائنس پڑھی تو پتہ چلا کہ آسمان چھت ہے۔

یہ قرآن مجید جاہل کے لیے بھی ہے، عالم کے لیے بھی ہے، سائنٹسٹ کے لیے بھی ہے، اللہ کا کلام سب کے لیے ہے اور اس کلام کو سب سمجھتے ہیں چاہے وہ بکریاں چرانے والے عام لوگ کیوں نہ ہوں اُمی کیوں نہ ہوں اور چاہے وہ دنیا کے بڑے پروفیسر اور سائنٹسٹ کیوں نہ ہوں۔آج سائنس نے گواہی دی ہے کہ آسمان چھت ہے بناء ہے، یہ زمین بنی ہوئی ہے آسمان بھی بنا ہوا ہے۔ یہ کون سی چھت ہے جانتا ہے کوئی کہاں ہیں سائنس والے؟اوزون ایٹموسفیئر (Ozone atmosphere)۔دوسرا نام کیا ہے؟اوزون حصہ ہے ایک کس چیز کا؟ایک پردہ ہے ایٹموسفیئر (atmosphere) کا زمین کے اوپر اُس کے پانچ حصے ہیں ٹروپوسفیئر (Troposphere) سے لے کر اسٹریٹوسفیئر (Stratosphere) تک، اوزون اُس کا ایک حصہ ہے یہ جو ہے اسے کہتے ہیں الغلاف الجوی۔

اللہ تعالی نے اس آسمان کو بنایا ہے اور کبھی ان شاءاللہ بات کریں گے ﴿وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ﴾ (الذاریات:20-21)۔یہ دروس پینڈنگ ہیں ان شاءاللہ آئیں گے ان پر بات کریں گے کہ زمین میں کتنی آیات ہیں لیکن اُن کے لیے جو یقین رکھتے ہیں اللہ تعالی پر، اُن کے لیے تو معجزے ہیں قدم قدم پر معجزے ہیں اس زمین کے اوپر اور ہمارے نفس کے اندر بھی بہت سارے معجزے (آیتیں) ہیں لیکن ہمیں نظر نہیں آتے۔

بہر حال اتنا میں کہہ دوں اگر یہ بناء نہ ہوتا چھت نہ ہوتی تو آج ہم زندہ نہ ہوتے سمپل سی بات ہے، ﴿وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ﴾ (الطارق:11)(اور قسم ہے آسمان کی جو رجوع کرنے والی ہے (رجوع واپس کرنے والی ہے))۔کیا واپس کرتی ہے؟آٹھ چیزیں واپس کرتی ہے، آٹھ ایک نہیں۔

بہر حال میں درس سے باہر نہیں جانا چاہتا، اللہ تعالی فرماتے ہیں ﴿وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً﴾ اُن آٹھ چیزوں میں ایک چیز بارش ہے جو اللہ تعالی واپس کرتا ہے زمین کے اوپر، بارش واپس آتی ہے زمین پر لفظ دیکھیں ﴿الرَّجْعِ﴾۔

بارش کا پانی کہاں سے آتا ہے؟ آتا تو آسمان سے ہے آپ زمین سے کیسے کہتے ہیں آسمان سے نہیں آتا؟! بارش کا پانی کہاں سے آتا ہے آسمان سے آتا ہے ناں لیکن الرجع کیوں ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ﴾، ﴿الرَّجْعِ﴾ کیسے؟ الرجع کا مطلب ہے اصل بنیاد سورس (source) کہاں سے ہے؟ زمین سے ہی ہے۔

واٹر سائیکل (water cycle) یاد ہے بچپن سے پڑھا ہے؟ ﴿وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ﴾، باقی سات چیزیں اور ہیں کبھی بتاؤں گا ان شاءاللہ ایک تو یہاں پر اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے ﴿وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً﴾ (اور آسمان سے پانی نازل فرمایا)۔

اچھا جب پانی نازل ہوا کیا فائدہ ہوا پانی نازل ہونے کا؟ ﴿فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ﴾ (بس تمہارے لیے ثمرات (فروٹ، سبزی ترکاری، کھانے کے پودے جو ہوتے ہیں ناں جو کھانے کے لائق ہیں) وہ نکالے)۔ کیوں؟ ﴿رِزْقًا لَّكُمْ﴾ (رزق ہے تمہارے لیے)۔

دیکھیں ﴿لَّكُمْ ، لَّكُمْ ، لَّكُمْ﴾ کون؟ ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ﴾ (اے لوگو!)۔ بھئی یہ میرے لیے، آپ کے لیے، آپ کے لیے، اس کریم کا کرم تو دیکھیں آپ! کرم دیکھا ہے کتنا ہے؟ پیدا کیا ہمیں پیدا کیا، اور ہم سے پہلوں کو بھی پیدا کیا، زمین کو ہموار کیا، آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی برسایا، پھر اس پانی سے اناج نکلا، پھل نکلے۔ کیوں؟ ﴿رِزْقًا لَّكُمْ﴾ ارے تمہارے لیے رزق ہے یہ، خالق جل شانہ نے یہ سب تمہارے لیے کیا ہے۔

جب ہم تمہارے کی بات کرتے ہیں تو پھر ہم بیچ میں سے نکل جاتے ہیں جب آیت آتی ہے ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ﴾ میں بھی شامل ہوں آپ بھی شامل ہیں یہ آپ کے لیے ہے، آپ کے لیے ہے اور آپ کے لیے ہے، سب کے لیے ہے۔ جب اتنا احسان اور کرم کرنے والا کرم کرتا ہے تو جس پر احسان کیا جاتا ہے اسے شرم نہیں آتی کہ اپنے محسن کی بات تو سنیں ناں! سننی چاہیے کہ نہیں؟ اللہ تعالیٰ اتنے احسان بیان کرنے کے بعد کیا چاہتا ہے؟ دو چیزیں، ایک اُمر ہے ایک نہی ہے اور یہی دین کی بنیاد ہے۔ اُمر کیا ہے؟ آیت کریمہ کا آغاز اُمر سے کیا ہے اور انتہا (خاتمہ) نہی سے کیا ہے اُمر کیا ہے حکم کیا ہے؟ ﴿اعْبُدُوْا﴾ توحید عبادت۔ اللہ کی قسم جو لوگ توحید عبادت کو نہیں سمجھتے وہ اس دنیا کے اوپر چلنے کے لائق ہی نہیں ہیں، واللہ جانور ان سے اچھے ہیں جانور توحید عبادت کو سمجھ چکے ہیں جس کو اکثر لوگ آج تک نہ سمجھ سکے! توحید عبادت ﴿اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ﴾، ﴿رَبَّكُمُ﴾ توحید ربوبیت ہے ﴿اعْبُدُوْا﴾ توحید عبادت ہے۔ یہ توحید ہے اور توحید عبادت کو اگر اپنانا ہے عمل کرنا ہے تو ایک چیز سے بچنا پڑے گا کیا ہے؟ شرک سے، شرک فی العبادۃ۔

کس چیز سے منع فرمایا آخر میں؟﴿فَلَا تَجۡعَلُوۡا لِلّٰهِ اَنۡدَادًا وَّاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ﴾۔ذرا غور کریں﴿فَلَا تَجۡعَلُوۡا﴾(کبھی نہ کرنا کبھی نہ بنانا)۔کیا نہ بنائیں؟﴿لِلّٰهِ﴾۔ابھی تک تو ربّ ربّ کا ذکر تھا اب اللہ کا ذکر کیسے ہوا ہے ربکم، ربکم، ربکم؟﴿فَلَا تَجۡعَلُوۡا لِلّٰهِ اَنۡدَادًا وَّاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ﴾تم جان چکے ہو تمہارا ربّ اللہ ہے اور واللہ ہر انسان جانتا ہے فرعون بھی جانتا تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿وَجَحَدُوۡا بِهَا وَاسۡتَيۡقَنَتۡهَاۤ اَنۡفُسُهُمۡ ظُلۡمًا وَّعُلُوًّا﴾(النمل:14)(جھٹلا تو دیا انہوں نے(اللہ تعالیٰ کو کلمہ توحید کو) لیکن اپنے نفس کے اندر ان کو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ان کا ربّ ہے)۔

یہ کس کے بارے میں کہہ رہے ہیں جانتے ہیں اللہ تعالیٰ؟ سورۃ نمل میں فرعون اور فرعون کی قوم کے بارے میں فرما رہے ہیں کہ

فرعون نے جھٹلا تو دیا ہے لیکن دل سے انکار کیسے کرے گا دل سے یقین کر چکا ہے لیکن دل کا یقین اکیلا کافی ہے؟ نہیں ہے کافی جب تک زبان کا قول نہ ہو اور بدن سے عمل نہ ہو یہ ایمان کا معنی ہے۔ تین چیزیں ضروری ہیں اگر دل سے جان لینا کافی ہوتا تو ابلیس مومن نہ ہوتا، فرعون مومن نہ ہوتا! اس لیے تین چیزوں کا مجموعہ ہے جو زبان سے انکار کرتا ہے وہ کافر ہے اگرچہ دل سے مومن کیوں نہ ہو۔ جو زبان سے ربّ کو گالی دے نعوذ باللہ، اللہ کے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو قتل کرے وہ مومن ہو سکتا ہے کبھی؟ لیکن اپنی فطرت سے وہ جانتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی ربّ نہیں ہے۔

بہر حال﴿فَلَا تَجۡعَلُوۡا لِلّٰهِ اَنۡدَادًا﴾(اللہ تعالیٰ کے نِد کسی کو نہ بناؤ(اللہ تعالیٰ کے برابر کسی کو نہ کرو، اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو)۔اگر اس سے بچ سکتے ہو تو اچھے موحد بن سکتے ہو(آیت کے آغاز میں)۔﴿وَّاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ﴾(اور تم جانتے ہو)۔ کیا جانتے ہو؟ تم جانتے ہو کہ تمہارا ربّ اللہ ہے کوئی اور نہیں ہے، تم جانتے ہو کہ اسی ربّ نے تمہیں پیدا کیا ہے کسی اور نے نہیں، تم جانتے ہو کہ اسی ربّ نے تم سے پہلوں کو باپ دادوں کو پیدا کیا ہے کوئی اور نہیں ہے، تم جانتے ہو کہ اسی ربّ نے تمہاری زمین کو بچھونا بنایا ہے کوئی اور نہیں ہے، تم جانتے ہو کہ اسی ربّ نے آسمان کو چھت بنایا ہے کوئی اور نے نہیں ہے، تم جانتے ہو کہ اسی ربّ نے آسمان سے بارش برسائی ہے کوئی اور نہیں ہے، تم جانتے ہو کہ اسی ربّ نے اس زمین سے اناج کو نکالا ہے پھل کو نکالا کوئی اور ذات نہیں ہے۔ تو پھر کسی اور کو شریک کیوں ٹھہراتے ہو؟!

سبحان اللہ، دیکھیں ذرا عقل کو کس طریقے سے ایسے جھنجھوڑتے ہیں اللہ تعالیٰ کہ اے عقل والے کہاں ہے تمہاری عقل، اے دل والے تمہارا دل کہاں ہے اگر اللہ تعالیٰ پیدا نہ کرتا تم عدم تھے، اچھا پیدا کیا لیکن زمین کو ہموار نہ کیا مصیبت میں مر جاتے، زمین کو ہموار کیا لیکن آسمان کو چھت نہ بنایا مر جاتے ہلاک ہو جاتے، اگر آسمان کو چھت بنایا لیکن پانی نہ برسایا بارش نہ برسائی

اس قابل نہ بنایا تو ہم بارش برسا سکتے ؟! یہ واٹر سائیکل کس نے بنائی ہے یہ سائنس نے نہیں بنائی سائنس نے ڈسکور (discover) کیا ہے فرق ہے دونوں میں بنانے میں اور ایجاد کرنے میں۔ ایجاد کرنا یعنی ڈسکور کرنا ایک موجودہ چیز کو پہچاننا اور لوگوں تک پہنچا دینا لیکن عدم سے بنانا، پانی کو آسمان سے برسانا یہ ایک نظام قائم کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا نظام ہے۔ اچھا پانی تو برسایا ہے لیکن پھل نہیں نکلے پھل کون نکالتا ہے؟ انسان نکالتا ہے کوئی مخلوق نکال سکتی ہے؟ تو زمین سے پھل نکالے ان پھلوں سے جانوروں نے بھی کھایا انسان نے بھی کھایا، پھر انسان نے حلال جانور کو بھی کھایا پھل بھی کھائے۔ یہ نظام زندگی جو چل رہا ہے یہ کس نے چلایا ہے؟ تمہارے ربّ نے اور وہ ربّ اللہ ہے۔ پھر تمہیں شرم نہیں آتی یوں نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے، یوں فرمایا ہے ﴿فَلَا تَجۡعَلُوۡا لِلّٰهِ اَنۡدَادًا وَّاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ﴾ اللہ کے ساتھ پھر کسی کو نِد نہ بناؤ برابر نہ کرو، شریک نہ بناؤ اور جب تم جان چکے

ہو حقیقت تو تم جان چکے ہو حقیقت سے واقف ہو تم۔

کوئی ایسا انسان ہے جو کہتا ہے نبی بارش برساتا ہے کیا خیال ہے؟ کوئی ایسا مسلمان ہے جو کہتا ہے نبی بارش برساتا ہے یا ولی اولاد پیدا کرتا ہے؟ اولاد ولی دیتا ہے بارش نبی برساتا ہے، زمین سے اناج اور پھل فرشتے نکالتے ہیں امت میں ہے کہ نہیں کیوں پریشان ہو گئے ہو؟! اس سے بڑھ کر میرے بھائیو اس سے بڑھ کر بعض لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ولی ماں کے پیٹ کے اندر بچہ بھی پیدا کر سکتا ہے اور اس کی جنس بھی تبدیل کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے کن فیکون عطا فرمایا ہے! علی مشکل کشا ہے، غوث حاجت روا ہے ،اجمیر والا بیٹا دیتا ہے اور پاک پتن والا رزق دیتا ہے!

لا الہ الا اللہ، کیا یہ لوگ قرآن مجید نہیں پڑھتے؟! ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ﴾ (اے لوگو!) اللہ کا اعلان تو دیکھیں ناں! ندا کب کی جاتی ہے؟ جب اعلان ہوتا ہے۔ ﴿اعۡبُدُوۡا رَبَّكُمُ﴾ (اپنے ربّ کی عبادت کرو)۔ جب ربّ کی بات کر لی تو پھر ضرورت کیا تھی ﴿الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الۡاَرۡضَ فِرَاشًا﴾ یہ ساری باتیں کیوں؟ تاکہ اچھی طرح کان کھول کر سنو اور سمجھو کے خالق ایک ہے دو نہیں، رازق ایک ہے دو نہیں، مالک ایک ہے دو نہیں، تدبیر کرنے والا ایک ہے دو نہیں، مشکل کشا ایک ہے دو نہیں، حاجت روا ایک ہے دو نہیں۔

یہ دوسرا کہاں سے آ گیا؟ مخلوق ہے، دوسرا مخلوق ہے مخلوق بھی ہے اور حاجت روا بھی ہے، مشکل کشا بھی ہے! کہتے ہیں ''جی ،آپ نے بات کو سمجھا نہیں ہے''۔ اچھا سمجھائیں، نہیں سمجھا تو سمجھائیں ذرا واللہ سمجھنا چاہتے ہیں۔ کہتے ہیں'' دراصل بات یہ ہے جب مریض ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے مشکل میں تو کیا ڈاکٹر اس کی مشکل کو آسان نہیں کر دیتا تو کیا ڈاکٹر مشکل کشا نہ ہوا؟

بات بالکل ٹھیک ہے ڈاکٹر مشکل کشا ہوا، جب کسی مریض کا آپ علاج کرتے ہیں اور اس کا وہ درد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے چلا جاتا ہے مشکل میں آسانی پیدا ہوئی اور سبب کون تھا ڈاکٹر تھا اور یہ ڈاکٹر جو ہے اس طریقے سے مشکل کشا ہے۔ تو اس میں کیا مشکل ہے کوئی مشکل ہے؟ ڈاکٹر مشکل کشا ہے ڈاکٹر نے مشکل آسان کی کہ نہیں؟ مشکل تو دور ہوئی ہے ناں تو اس اعتبار سے ڈاکٹر مشکل کشا ہے لیکن مجھے یہ بتائیں آپ کا جو ایمان اور عقیدہ ہے غوث کے متعلق وہ وہی ہے جو ڈاکٹر نے کیا ہے؟

ڈاکٹر خود مشکل میں ہے خود مخلوق ہے خود پریشان ہوتا ہے اسے بھی دس بیماریاں لگی ہوئی ہیں لوگوں کا علاج بھی کرتا ہے اور اپنا علاج بھی کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتا ہے لیکن جب غوث کو تم لوگ کہتے ہیں مشکل کشا ہے یا علی مشکل کشا ہے تو عقیدہ کیا ہے؟ کہ علی ہر مشکل میں مدد کرتا ہے اور ہر مشکل کو آسان کرتا ہے۔ ڈاکٹر کی مشکل کشائی مقید ہے اس کے علم کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہے اور اس کو اگر مشکل کشا کہا بھی جائے تو اس قید کے ساتھ کہا جاتا ہے۔ وہ شفا دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں دے سکتا ،وہ دوائی دیتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اس مریض کو اللہ تعالیٰ شفا دے دے بس۔ یہ سبب ہے، لیکن آپ لوگوں کا یہ عقیدہ کہ علی مشکل کشا ہے، کوئی شخص غرق ہو رہا ہے انڈیا میں علی اس کو بچاتا ہے، کوئی شخص آگ میں جل رہا ہے علی اس کو بچا رہا ہے، کوئی شخص زلزلے میں پھنسا ہوا ہے مر رہا ہے اس کو علی نے نکال لیا ہے، کسی کی اولاد نہیں ہے مشکل میں ہے علی اس کو اولاد دیتا ہے، کسی کی شادی نہیں ہو رہی مشکل میں ہے علی نے شادی کروا دی ہے۔ یہ مشکل کشائی جو ہے یہ وہ ہے جو تم مجھے کہہ رہے ہو یا کوئی اور ہے؟

دیکھیں مشکل کو آسان کرنے کو مشکل کشائی کہتے ہیں، جانتے ہیں مشکل کو آسان کرنا معنی ہے مشکل کشائی کا۔ مشکل کشائی کا معنی کیا ہے؟ کہ مشکل کو آسان کر دینا اور مشکل کو دور کرنا آسانی کے بعد۔

اس دنیا میں دو ذاتیں ہیں ایک ہے مخلوق، ایک ہے خالق۔ مخلوق جو ہے وہ کسی نہ کسی صورت میں مشکل کو آسان کر دیتا ہے یہ توفیق اللہ تعالیٰ نے اسے دی ہے لیکن یہ مقید ہے۔ والد اپنے بچوں کے لیے مشکل کشا ہے یعنی وہ مشکلیں آسان کرتا ہے جو بچوں کو فیس (face) کرنی پڑتی ہیں جو بچوں میں موجود ہوتی ہیں، ان کی پڑھائی کو آسان کر دینا تعلیم ہے، ان کی تربیت ہے، ان کے کپڑے ہیں، ان کا رہن سہن ہے یہ مشکلات ہیں والد جو ہے وہ ذمہ لیتا ہے اس کی مشکل آسان کر دیتا ہے قید ہے۔ ڈاکٹر مشکل آسان کرتا ہے مریضوں کی قید ہے، انجینئر آسان کرتا ہے روڈ کا پرابلم ہو گیا یا کوئی بِرج بنانا ہے یا کوئی بلڈنگ بنانی ہے مشکل ہے آسان کر دی ہے، الیکٹرونک انجینئرز جو ہیں گرمی ہے اے سی بنا دیئے مشکل آسان کر دی ہے۔ تو ہر مخلوق میں ایک نہ ایک قید موجود ہے اس کی مشکل کو آسان کرنے میں، تو یہ جو مشکلیں ہیں جو مخلوق آسان کرتی ہے یہ مقید ہے۔

پھر بھائی کی یہ بات کہ یہ لازم نہیں کہ ہو۔ کیا ہم ہر مشکل آسان کرتے ہیں؟ کیا ڈاکٹر سے ہر مریض کو شفاء (یعنی علاج کر کے اسے شفاء) مل جاتی ہے؟ کیا خیال ہے ڈاکٹر جس مریض کا علاج کرتا ہے لازمی ہے کہ وہ شفایاب ہو جائے؟ لازمی نہیں ہے۔ کتنے ڈاکٹر ہیں کتنے مریضوں کا علاج کرتے ہیں چلتے ہوئے آتے ہیں اسٹریچر پر کندھے پر اٹھا کر جاتے ہیں مر کر جاتے ہیں کہ نہیں؟ مر کر جاتے ہیں۔ تو ڈاکٹر کے پاس شفاء کہاں ہے؟

تو دوسری جو ذات موجود ہے جو مشکل کو آسان کر دے وہ خالق ہے۔ ذرا انداز دیکھیں کہ ہر مشکل کو آسان کرنے والی ذات، قید کوئی نہیں ہے مطلقاً، کوئی قید نہیں ہے اور جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو ہو کر رہتا ہے کن فیکون ہے۔ یہ مریض ہے اُس نے شفاء دینی ہے کن فیکون شفایاب ہو گیا ہے، سبب کسی ڈاکٹر کو بنایا کسی حکیم کو بنایا الگ بات ہے بغیر سبب کے بھی اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے شفاء عطا فرما دے۔ اولاد نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اولاد دے دی، رزق نہیں ہے رزق دے دیا۔ یہ مشکل کشائی کا معنی جو ہے یہ خالق کے لیے خاص ہے۔

اب آتے ہیں آپ کی بات کی طرف، ڈاکٹر نے مشکل کو آسان کر دیا ہے یہ کون سی مشکل کو آسان کرنے والا ہے؟ مقید، قید والی ۔اور آپ لوگوں کا عقیدہ کیا ہے؟ بغیر قید والی، مطلقاً۔

بغیر قید والی مشکل کشائی کس کے پاس ہے؟ ایک ذات کے پاس ہے اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی مشکل کشا نہیں ہے۔

تو اس کا مطلب کیا ہوا؟ کہ جس نے بھی یہ عقیدہ رکھا کہ علی مشکل کشا ہے اُس نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کا نِد بنا دیا برابر بنا دیا، شریک بنا دیا، اللہ تعالیٰ کے حق میں انہیں سانجھی بنا دیا، شرک اکبر ہے دائرۂ اسلام سے خارج کر دینے والا عمل ہے۔

اس آیت کریمہ میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ اللہ تعالیٰ کی بعض نعمتوں کا بیان جن سے اللہ تعالیٰ اپنی خلق کو نوازتا ہے۔

2۔ توحید ربوبیت سے توحید الوہیت لازم آتی ہے کہ جس کو ربّ جانتے ہو اب تم پر فرض ہے کہ اسی کی عبادت کرو۔

3۔ توحید عبادت سب سے پہلا حکم ہے اور سب سے پہلا فرض ہے مکلف پر، توحید عبادت ﴿اعْبُدُوا رَبَّكُمُ﴾ سب سے پہلا حکم اور سب سے پہلا فرض ہے مکلف پر۔

4۔ شرک سب سے پہلا حرام ہے اور سب سے پہلی نہی ہے مکلف پر۔

5۔ توحید کی اہمیت کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے توحید کا حکم دیا ہے، شریعت میں سب سے اہم چیز اس پوری کائنات میں سب سے اہم چیز ہے توحید۔

6۔ شرک کا خطرہ ہر زمانے میں اور ہر جگہ پر موجود ہے۔

7۔ شرک کی اہمیت کو بیان کرنا اور اُس سے دوری اختیار کرنا فرض ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلا حرام، سب سے پہلی جو نہی ہے اور جو حرام ہے شرک کو کیا ہے۔

8۔ ہر انسان توحید کی فطرت پر ہی پیدا ہوتا ہے اور اپنے دل سے ہر انسان اللہ تعالیٰ کو جانتا ہے۔

9۔ نِدیت، اللہ تعالیٰ کی برابری قول سے ہوتی ہے جیسا کہ یا علی مدد، فعل سے ہوتی ہے جیسا کہ قبر کا طواف کرنا یا غیر اللہ کو سجدہ کرنا، یا غیر اللہ کے لیے قربانی دینا، یا غیر اللہ کے لیے نذر و نیاز کرنا۔ یہ سارے کیا ہیں؟ عملی نِدیت ہے عملی شرک ہے۔ تیسرا ہے اعتقادی

کہ علی مشکل کشا ہے، غوث حاجت روا ہے، یہ سارے کے سارے جو ہیں یہ نِد بنانا ہے اللہ تعالیٰ کے برابر بنانا ہے کسی مخلوق کو۔

10۔ یہ نِدیت جو ہے دو قسم کی ہے شرک اکبر بھی ہو سکتی ہے شرک اصغر بھی ہو سکتی ہے اس کی تفصیل میں آگے بیان کروں گا لیکن یہ ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ نِدیت ہمیشہ شرک اکبر نہیں ہوتی۔

شرک دو قسم کا ہوتا ہے اکبر بھی ہوتا ہے اصغر بھی ہوتا ہے اور اکثر شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو باب باندھا ہے وہ اُن شرک کی مخفی صورتوں کو بیان کرنا ہے جو چھپی ہوئی ہیں جو شرک اصغر کی صورتیں ہیں لیکن شرک اکبر کیونکہ زیادہ اہم ہے اور اُس سے بچنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور زیادہ خطرناک ہے، دائرۂ اسلام سے خارج کر دینے والا عمل ہے میں نے اس لیے اُس کا ذکر پہلے کیا ہے۔

11۔ ﴿هَلْ جَزَآءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾ (الرحمٰن:60) (کیا احسان کی جزاء احسان نہیں ہونی چاہیے؟)۔ اللہ تعالیٰ نے اتنے احسان کیے ہیں مخلوق کے اوپر اور مخلوق اس احسان کے جواب میں شرک کرے یہ کوئی انصاف کی بات ہے؟!

12۔ شرک سے ڈرنا فرض ہے اور ہر مومن موحد شرک سے ڈرتا ہے، انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام بھی ڈرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اولیاء بھی ڈرتے ہیں، اولیاؤں کے سردار صحابہ بھی ڈرتے ہیں۔

اس کا ثبوت اس آیت کریمہ کی تفسیر میں آگے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

’’قال ابن عباس رضي الله عنهما في هذه الآية‘‘ ،ذرا غور سے سنیں، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حبر ھذہ الاۃ ’’اللهم علمه تأويل‘‘ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو قرآن مجید کی تاویل، تفسیر کا علم عطا فرمایا ہے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے، فرماتے ہیں اس آیت کریمہ کی تفسیر میں ﴿فَلَا تَجۡعَلُوا لِلّٰهِ اَنۡدَادًا وَّاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ﴾ فرماتے ہیں ’’الأنداد: هو الشرك أخفى من دبيب النمل على صفاة سوداء في ظلمة الليل‘‘ (انداد سے مراد شرک ہے جو رات کے اندھیرے میں سیاہ پتھر پر چیونٹی کے چلنے سے بھی زیادہ مخفی ہے)۔

لا الہ الا اللہ، انداد سے مراد شرک ہے یعنی شرک کی ایک صورت کے متعلق صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں کہ ایک صورت یہ ہے انداد سے مراد شرک ہے جو رات کے اندھیرے میں سیاہ پتھر پر چیونٹی سے بھی زیادہ مخفی ہے۔ رات کا اندھیرا ہے اور پتھر بھی سیاہ کالا ہے، چیونٹی بھی کالی ہے اور چیونٹی پتھر پر چلتی ہے کسی کو شعور ہوتا ہے؟ نہ تو ہم دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہم سن سکتے ہیں اور نہ ہم جان سکتے ہیں۔ کون جاننے والا ہے؟ ایک ہی ذات اللہ تعالیٰ ہے۔

اتنا مخفی ہے شرک بھی اتنا مخفی ہو سکتا ہے! آیئے دیکھتے ہیں بعض واقعی مثال جو ہمارے گھروں میں موجود ہے، ہمارے گھروں میں ہمارے معاشرے میں موجود ہے، إلا من رحم اللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

فرماتے ہیں ’’مثلاً‘‘ (اب سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مثالیں بیان فرما رہے ہیں، مثلاً) ’’أن تقول‘‘ (یہ کہنا) ’’والله وحياتك‘‘ (اور اللہ کی قسم اور تمہاری زندگی کی قسم) ’’يا فلان‘‘ (اے فلان شخص) ’’وحياتي‘‘ (اور اپنی زندگی کی قسم)۔ بچوں کے سر پر ہاتھ رکھ کر قسم کھاتے ہیں، اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر قسم کھاتے ہیں، والدین کی قسم کھاتے ہیں۔ یہ قسم کیا ہے؟ زندگی کی قسم ہے، یعنی اگر میں جھوٹا ثابت ہوں تو مر جاؤں یا فلان شخص مر جائے۔ زندگی کی قسم کھانا یہ کیا ہے؟ نِد، شرک۔ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان فرما رہے ہیں غور کریں ذرا۔

آگے فرماتے ہیں اور یہ کہنا ’’لولا كليبة هذا لأتانا اللصوص‘‘ (اگر اُس شخص کی کتیا نہ ہوتی تو ہمیں چور آ لیتے)۔ چور چوری کرنے کے لیے آئے ہیں ایک کتیا ہے اُس نے بھونکنا شروع کر دیا چور بھاگ گئے صبح اٹھ کر کیا کہتا ہے یہ شخص؟ کہ اگر فلان کی کتیا نہ ہوتی یا کتا نہ ہوتا تو آج ہم لوٹے جاتے چور ہمیں لوٹ لیتے۔ سارا فضل وکرم کس کا ہے؟ کتیا کا ہے، إنا للہ وإنا الیہ راجعون۔ یا یوں کہنا ’’ولولا البط في الدار لأتى اللصوص‘‘ (اگر گھر میں بطخ نہ ہوتی (بطخ جانتے ہیں؟ وہ کواں کواں کرتی رہتی ہے چپ نہیں کرتی) تو ہمیں چور آ لیتے یعنی چور لوٹ لیتے)۔

آپ کو پتہ چھوٹی سی آواز میں بطخ کیا کرتی ہے؟ چیخنا شروع کر دیتی ہے یہ بطخ کی عادت ہے، اچھی یا بُری ہے اللہ اعلم لیکن عادت ہے اس کی۔ گھر والوں کے لیے بُری ہے کیونکہ شور مچاتی ہے، چوروں کے لیے بُری ہے کیونکہ آگاہ کرتی ہے گھر والوں کو اور گھر والوں کے لیے اچھی ہے کیونکہ چوروں کو بھگاتی ہے۔ یوں کہنا کہ اگر گھر میں بطخ نہ ہوتی تو ہمیں چور آ لیتے چور لوٹ لیتے کمال کس کا ہے؟ بطخ کا کمال ہے جو بے چاری خود اپنی حفاظت کر نہیں سکتی اسے پکڑ کر کوئی ذبح کر دے بے چاری کچھ کر نہیں سکتی! کھا بھی لے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کچھ کر سکتی ہے وہ بے چاری؟! لیکن یوں دیکھیں کہ اگر بطخ نہ ہوتی تو چور لوٹ لیتے ہمیں! سبحان اللہ، دیکھیں بات الفاظوں کی ہے۔

یا کسی سے یہ کہنا کہ ''ما شاء الله وشئت'' (وہی ہو گا جو اللہ تعالیٰ چاہے گا اور تم چاہو گے (جو اللہ تعالیٰ چاہے گا اور تم چاہو گے وہی ہو گا))۔ صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں؟ شرک ہے، مخفی صورت ہے شرک کی۔ یا یوں کہنا ''لولا الله وفلان'' (اگر اللہ تعالیٰ نہ ہوتا اور فلان نہ ہوتا تو مجھے کوئی نہ کوئی مصیبت آ جاتی، یا میں اس مصیبت سے چھٹکارا نہ حاصل کر سکتا)۔ ''لولا الله وفلان'' اگر اللہ تعالیٰ اور فلان نہ ہوتا۔ صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس قسم کی تمام باتیں شرک ہیں۔

اسے ابن ابی حاتم نے تفسیر میں بیان کیا ہے اور ابن کثیر نے بھی تفسیر میں بیان کیا ہے۔

یہ جو اثر ہے بڑا پیارا اثر ہے اس لیے ہم کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے راستے کو اپناؤ اسی میں عافیت ہے۔ عافیت بھی جانتے ہیں کیا ہے؟ عافیت، اسی میں سلامتی ہے دنیا کی آخرت کی سلامتی ہے، دین اور دنیا کی سلامتی ہے۔

صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو کیسے سمجھا ﴿فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ کیسے سمجھا ہے؟ انہوں نے یہ نہیں فرمایا کہ کسی مخلوق کو مشکل کشا بنانا یا حاجت روا بنانا نِدیت ہے انہوں نے باریک بینی کی بات کی ہے کہ اگر یہ نہیں ہو سکتا یہ جائز نہیں ہے یہ صورتیں شرک ہیں تو پھر مشکل کشائی حاجت روائی تو دور کی بات ہے عبادت صرف کرنا تو دور کی بات ہے مسلمان سوچ ہی نہیں سکتا اور صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی سوچ نہیں سکتے تھے لیکن آج کل بعض پگڑی والوں نے شیوخ الاسلام نے اسے سوچا ہی نہیں سمجھا نہیں بلکہ ان کا عقیدہ بھی ہے اور اس کی طرف دعوت بھی دیتے ہیں إنا لله و إنا إليه راجعون۔

صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اس آیت کریمہ سے مراد ہے شرک، نِد سے مراد اس آیت کریمہ میں ہے شرک اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اُس کی صورتیں یوں ہیں۔ یہ باتیں اُس زمانے میں بھی کہی جاتی تھیں آج کے زمانے میں بھی کہی جاتی ہیں، بعض اہل حدیث گھرانوں میں بھی ایسی باتیں کہی جاتی ہیں خاص طور پر جو نئے نئے اہل حدیث ہوئے

ہیں۔ باقی پرانی باتیں ابھی موجود ہیں کئی سال گزر گئے ہیں لیکن بعض اوقات منہ سے ایسے لفظ نکل ہی جاتے ہیں کہ اگر فلان نہ ہوتا تو آج نوکری نہ ملتی کہتے ہیں کہ نہیں کہتے ؟! اگر فلان ڈاکٹر نہ ہوتا تو میں مر جاتا، سبحان اللہ۔

یہ وہ شرک ہے جو اتنا مخفی اور چھپا ہوا ہے ذرا غور کریں مثال کیا دی ہے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ؟رات کا اندھیرا، سیاہ پتھر اور اوپر چیونٹی چل رہی ہے۔چیونٹی کے چلنے کی آواز کوئی سن سکتا ہے ؟ نہیں۔ کالے پتھر پر دن میں دیکھ سکتا ہے (دن میں کالا پتھر ہے)؟دن میں سفید پتھر پر دیکھ سکتا ہے انسان ؟ یہاں سے بیٹھ کر وہاں تک دیکھ سکتا ہوں میں ؟جب تک قریب نہیں جاؤں گا ناں ایسے نہیں دیکھ سکتا میں۔

کالا پتھر ہے سفید نہیں ہے اور رات کا اندھیرا ہے اوپر چیونٹی چل رہی ہے اتنی مخفی ہیں شرک کی بعض صورتیں اُن میں سے بعض کا ذکر یہاں پر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے، رضی اللہ عن الصحابۃ أجمعین۔ کتنا ہمارے لیے دین کو آسان کر کے گئے ہیں کتنی آسانی کر کے گئے ہیں، واللہ اگر اللہ تعالیٰ ہمارے سپرد کرتا ناں کہ قرآن کو اپنی طرف سے سمجھو ہم کبھی نہ سمجھ سکتے یا کم سے کم کبھی راہ راست کو حاصل نہ کر سکتے۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ قرآن و حدیث کو سمجھنا ہے تو ایک ہی راستہ اپناؤ اسی میں عافیت ہے اسی میں نجات ہے صحابہ کرام کا راستہ سبیل المؤمنین ’’عَلَي مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي‘‘ اُن ہی کا نام الجماعۃ ہے۔

یہ صورتیں کیا ہیں زندگی کی قسم، تیری زندگی کی قسم، میری زندگی کی قسم، بچے کی زندگی کی قسم، بچے کے سر پر ہاتھ رکھنا کیا ہے یہ ؟!

قسم میں جانتے ہیں کیا ہوتا ہے ؟ میں ابھی وقت نہیں ہے اگلے درس میں قسم کے احکام اور مسائل پر بات کروں گا تفصیل سے ان شاء اللہ اُس میں تقریباً بیس کے قریب پوائنٹ ہیں جو نوٹ کرنے والے ہیں لیکن قسم میں شرک کیسے ہوتا ہے ؟

قسم کا مطلب ہے اپنی بات کو سچا ثابت کرنے کے لیے کسی عظیم ذات کا ذکر کرنا خاص انداز سے کہ سننے والا اپنا سر جھکا کر تسلیم کر لے تصدیق کر لے۔جب کوئی شخص اپنی یا کسی کی جان کی قسم کھاتا ہے تو عظمت میں اللہ تعالیٰ کے برابر کیا کہ نہیں کہ یہ ذات اتنی عظیم ہے قسم کھانے والے کے لیے اور اُس کے لیے جس کے لیے قسم کھائی جا رہی ہے کہ اُس کی اتنی عظمت ہے تو اُس بات کو سچ مان لے گا کہ نہیں ؟ یہاں پر نِدیت ہے برابری ہے۔

قسم اللہ تعالیٰ کا حق ہے اللہ تعالیٰ کی عظمت جیسی کوئی بھی عظمت نہیں ہے کسی کی بھی نہیں ہے۔انسان عظیم ہے لیکن اعظم نہیں ہے اگر انسانوں میں سے کوئی اعظم ہے تو پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، امام اعظم بھی وہی ہیں قائدِ اعظم بھی وہی ہیں،

اُن سے بڑے کوئی قائد نہیں اُن سے بڑے کوئی امام نہیں اور اللہ تعالیٰ کی عظمت مخلوق کی عظمت سے کہیں ہٹ کر ہے، کما یلیق بجلالہ سبحانہ وتعالیٰ (جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان ہے)۔ تو قسم کھانے میں برابری ہے نِدیت ہے۔

اچھا یوں کہنے میں کہ اگر کتیا یا بطخ نہ ہوتی تو چور ہمیں لوٹ لیتے اصل فضل و کرم کس کا ہے؟ یہ توفیق کتے کے اندر اور بطخ کے اندر کس نے پیدا کی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ اور چوروں کے دل میں ڈر کس نے پیدا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ تو پھر جو اصل منعم اور محسن ہے اُس کا ذکر کیوں نہیں کرتے ہو یوں نہیں کہتے ہو کہ اگر اللہ تعالیٰ نہ ہوتا پھر بطخ نہ ہوتی تو چور لوٹ لیتے فرق ہے کہ نہیں دونوں میں؟! اگر اللہ نہ ہوتا اور پھر گھر میں کتا نہ ہوتا تو چور لوٹ لیتے جائز ہے کہ حرام ہے؟ یہ جائز ہے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ نہ ہوتا اور کتا نہ ہوتا یا بطخ نہ ہوتی شرک ہے کیوں؟ اس میں ''اور'' کا لفظ برابری کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

داخل ہوا محمد اور خالد پتہ چلتا ہے پہلے کون آیا بعد میں کون آیا؟ نہیں۔ دونوں ایک ساتھ آئے ہو سکتا ہے، پہلے خالد آیا پھر محمد آیا ہو سکتا ہے۔ واؤ میں ترتیب نہیں ہے ثم میں ترتیب بھی ہے تاخیر بھی ہے دو چیزیں ہیں۔ اور صورت ہے ''ما شاء الله وشئت'' ((کوئی شخص اپنے باس سے کہتا ہے) جو اللہ چاہے اور تو چاہے جناب میں حاضر ہوں)۔ جو اللہ تعالیٰ چاہے اور تو چاہے!

آگے تفصیل آئے گی اگلے ابواب میں ایک صحابی آتے ہیں پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اور عرض کرتے ہیں ''مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتَ يَا رسول الله'' (جو اللہ تعالیٰ چاہے اور تو چاہے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہو جاتا ہے غصے سے ''أجعلتَني لله ندًّا'' (کیا تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کے برابر ٹھہرا دیا ہے شریک بنا دیا ہے؟!)۔ صحابی ڈر گئے ارے کیا کیا میں نے میں نے تو صرف خیر ہی چاہا ہے! کون سا خیر ہے؟! ''أجعلتَني لله ندًّا'' (کیا مجھے

اللہ تعالیٰ کے برابر کر دیا تم نے؟!) ''قُل: مَا شَاءَ اللَّهُ وحدَهُ'' (یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ اکیلا جو چاہے)۔ دوسری روایت میں اگر کہنا ہے تو یوں کہو ''قُل: مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فُلان''، ''قُل: مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شِئْتَ'' (جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر کوئی اور چاہے)۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جو اللہ چاہے اور تم چاہو تمہارے حیثیت ہی کیا ہے تم ہوتے کون ہو جو تم چاہو؟! تمہاری چاہت ہی کیا ہے تمہارا اختیار ہی کیا ہے؟! ﴿وَمَا تَشَآءُونَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (التکویر: 29) (اور تم نہیں چاہتے مگر یہ کہ جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے جو سارے جہانوں کا ربّ ہے (صرف تمہارا نہیں ہے)۔ اُسی کی تدبیر سے یہ کائنات چلتی ہے تم کون ہوتے ہو اختیار رکھنے والے؟!

اور یہ کہنا کہ اگر فلاں شخص نہ ہوتا یا فلاں ڈاکٹر نہ ہوتا تو مین مر جاتا یا نوکری نہ ملتی حرام ہے شرک ہے، یوں کہنا اگر اللہ تعالیٰ نہ ہوتا اور فلاں ڈاکٹر نہ ہوتا یہ توحید ہے۔'' اور فلاں ڈاکٹر نہ ہوتا'' اللہ تعالیٰ کے بعد پھر فلاں ڈاکٹر نہ ہوتا، اگر اللہ تعالیٰ نہ ہوتا پھر (ثم) فلاں ڈاکٹر نہ ہوتا تو میں مر جاتا یا تکلیف میری دور نہ ہوتی یہ جائز ہے توحید ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حق اللہ تعالیٰ کو ہی دیا اور مخلوق کا حق مخلوق کو دیا ہے اس میں برابری نہیں ہے۔

''ثم'' (پھر) دو چیزیں ہیں اس لفظ میں ایک ہے ترتیب دوسری ہے تاخیر، ترتیب بھی ہے تاخیر بھی ہے کہ پہلے اللہ پھر کوئی اور، اور بعد میں۔

سوال: اللہ تعالیٰ نہ ہوتا کی بجائے اللہ تعالیٰ نہ چاہتا ہوتا؟

جواب: اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہتا پھر فلاں شخص نہ چاہتا یہ بھی ٹھیک ہے۔

اس اَثر میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی فضیلت امت میں۔

2۔ نِد اور انداد کے معنی کو جاننا۔

3۔ شرک الخفی کا خطرہ (چھپے ہوئے شرک کا خطرہ)۔

4۔ شریعت میں مثال بیان کرنے کی اہمیت کہ مثال سے بات کتنی آسان ہو جاتی ہے۔

5۔ شرک الخفی کی بعض صورتوں کو جاننا۔

6۔ شرک کی قسموں میں سے شرک الخفی بھی ایک قسم ہے۔

7۔ شرک الخفی کی بعض صورتوں میں سے زندگی کی قسم کھانا، یا مخلوق میں سے کسی کی قسم کھانا۔

8۔ شرک الخفی کی بعض صورتوں میں سے واؤ کا حرف استعمال کرنا جس میں برابری کا معنی موجود ہے۔

9۔ شرک الخفی کی دو قسمیں ہیں شرک اکبر بھی ہوتا ہے شرک اصغر بھی ہوتا ہے اور یہ جو جتنی بھی صورتیں ہیں شرک اصغر کی صورتیں ہیں یہ چھوٹا شرک ہے یہ خفی ہے لیکن شرک اصغر ہے۔

شرک اصغر کیسے ہے؟ کیونکہ اِن چیزوں کو سبب بنایا ہے جو سبب نہیں ہیں، سبحان اللہ۔ یعنی ایک چیز سبب ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُن کو برابر کر دیا واؤ کے حرف سے۔ جو اللہ تعالیٰ چاہے اور تو چاہے یہ شرک اصغر ہے اکبر نہیں ہے یہ ساری صورتیں شرک اصغر کی ہیں اس لیے جب صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں کہا جو اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصے میں تو آئے لیکن یہ نہیں کہا کہ تم کافر بن گئے ہو دائرۂ اسلام سے خارج ہو گئے ہو، تو یہ دلیل ہے کہ یہ شرک اصغر ہے شرک اکبر نہیں ہے۔

شرک خفی میں اکبر یہ ہے کہ انسان کا یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مشکل کشا ہے اور اُس پر مخفی ہو جانتا نہیں ہے وہ۔ وہ یہ سمجھتے ہے کہ علی مشکل کشا ہے لیکن اللہ تعالیٰ جیسا نہیں ہے یہ جو عطائی ذات ایک مسئلہ ان لوگوں نے ایجاد کیا ہے یہ وہی تو ہے جو ان پر چھپا ہوا ہے لیکن یہ جتنی بھی چھپی صورتیں ہیں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟ ﴿وَّاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ﴾ تم جانتے ہو، چھپی ضرور ہیں لیکن تم جانتے ہو کہ یہ شرک ہے۔

یقین، دل کا جو معاملہ ہوتا ہے وہ شرک اکبر کی صورت ہوتی ہے آپ زبان سے کہہ دیں کہ فلاں مشکل کشا ہے تب بھی اکبر ہے مشکل کشائی کی بات الگ ہے یعنی شرک اکبر، شرک اصغر کی قسمیں ہیں قول سے بھی ہوتا ہے عمل سے بھی ہوتا ہے اور عقیدے سے بھی ہوتا ہے اکبر بھی اصغر بھی یہ تفصیل گزر چکی ہے لیکن ہر زبان سے کہنے والا قول شرک اکبر نہیں ہوتا یا شرک اصغر نہیں ہوتا وہ depend کرتا ہے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ یا اللہ مدد عین توحید ہے، یا غوث مدد شرک اکبر ہے کیونکہ عبادت میں آپ نے شریک کیا ہے اِن الفاظوں میں عبادت نہیں ہے اس لیے فرق ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی سلف صالحین کے روشن منہج پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (081. کتاب التوحید) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio